



مجلس البحث الإسلامي
مجلس البحث الإسلامي

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے ارادے کی کتنی قسمیں ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

ارادے کی دو قسمیں ہیں:

ارادہ کونیہ - (۲) ارادہ شرعیہ - (۱)

جو مشیت کے معنی میں ہو وہ ارادہ کونیہ ہے اور جو محبت کے معنی میں ہو وہ ارادہ شرعیہ ہے۔ ارادہ شرعیہ کی مثال ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاللّٰهُ يُدِیْ اَنْ یُّتُوْبَ عَلَیْکُمْ ۲۷ ... سورۃ النساء

”اور اللہ تو چاہتا ہے کہ تم پر توبہ دے۔“

یہاں **یُذِیْدُ** **یُجِبُ** کے معنی میں ہے مراد یہ ہے کہ ”وہ پسند فرماتا ہے۔“ دراصل یہاں پر (یرید) مشیت کے معنی میں نہیں ہے کیونکہ اگر اس کے معنی یہ ہوتے (وَاللّٰهُ یُشَاقِیْ اَنْ یُّتُوْبَ عَلَیْکُمْ) ”اللہ چاہتا ہے کہ تم پر مہربانی کرے۔“ مراد یہ ہے کہ اگر اس کو مشیت کے معنی میں لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی مشیت کا تقاضا ہے کہ وہ تمام بندوں پر مہربانی فرمائے۔ لیکن ایسا نہیں ہے کیونکہ انسانوں کی اکثریت تو کافر ہیں، اسی لئے یہاں پر **یُذِیْدُ اَنْ یُّتُوْبَ عَلَیْکُمْ** کے معنی (محب) کے لئے لگے ہیں یعنی کہ اللہ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ وہ تم پر مہربانی کرے، لیکن اللہ تعالیٰ کے کسی چیز کو پسند فرمانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ چیز وقوع پذیر بھی ہو جائے گی، کیونکہ بسا اوقات اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ وہ چیز وقوع پذیر نہ ہو۔

ارادہ کونیہ کی مثال حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنْ كَانَ اللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یُّغَوِّیْکُمْ ۳۴ ... سورۃ ہود

”اگر اللہ یہ چاہے کہ تمہیں گمراہ کر دے۔“

یہاں پر یرید (مشیت) کے معنی میں وارد ہوا، کیونکہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتا کہ وہ بندوں کو گمراہ کرے، لہذا اس جگہ یہ معنی صحیح نہیں ہوں گے کہ (اِنْ كَانَ اللّٰهُ یُجِبُ اَنْ یُّغَوِّیْکُمْ) ”اگر اللہ اس بات کو پسند فرمائے کہ تمہیں گمراہ کر دے“ بلکہ آیت کریمہ کے اس مقطع کے معنی یہ ہوں گے کہ ”اگر اللہ چاہے کہ تمہیں گمراہ کر دے۔“

اب رہی یہ بات کہ مراد کے وقوع پذیر ہونے کے اعتبار سے کوئی اور شرعی ارادے میں کیا فرق ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ارادہ کونیہ فرماتا ہے، یعنی کسی چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ چیز فوراً پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّمَا اَمْرُهُ اِذَا اَرَادَ شَیْءًا اَنْ یَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۸۲ ... سورۃ یس

”اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرماتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔“

جہاں تک شرعی ارادے کا تعلق ہے، تو اس کے مطابق کبھی مراد وقوع پذیر ہو جاتی ہے اور کبھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک چیز کا شرعاً ارادہ رکھتا ہے اور اسے پسند فرماتا ہے، لیکن وہ وقوع پذیر نہیں ہوتی کیونکہ محبوب چیز کبھی وقوع پذیر ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ”اللہ تعالیٰ اس بات کا ارادہ رکھتا ہے کہ بندے گناہ کریں“ تو اس کا جواب یہ ہوگا کہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی ارادہ تو ہے، مگر شرعی ارادہ نہیں کیونکہ شرعی ارادہ محبت اور پسندیدگی کے معنی میں ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند نہیں فرماتا کہ بندے گناہوں کا ارتکاب کریں لیکن اللہ تعالیٰ کے کوئی ارادہ کا ان سے تعلق ضرور ہے کیونکہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ساتھ ہے۔

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 86

محدث فتویٰ

